بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسْمِ اللهِ والحَمْدُ للهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّىٰ ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهُ ،وَبَعْدُ

435:سورۃالفاتحہ صحیح عقیدے اور منہج کی اساس ہے

آج کے خطبے کا موضوع ہے"**سورۃالفاتحہ صحیح عقیدے اور منہج کی اساس ہے**"۔

سورۃالفاتحہ ایک عظیم سورۃ ہے"القران العظیم ، السبع المثانی، أم القرأن ، الشافية، الرقية"؛مختلف نام ہیں اس عظیم سورۃ کے؛آج کی نشست میں ہم صرف ایک جزیئے پر بات کرتے ہیں ورنہ واللہ!اس عظیم سورۃ کے جو عظیم معانی ہیں اور جو عظیم پیغامات موجود ہیں واللہ دس خطبے بھی کم ہیں!مختصر سی تفسیر پہلے بھی ہو چکی ہے اللہ کے فضل و کرم سے لیکن آج کی نشست میں اس عظیم سورۃ کے ایک پہلو کے تعلق سے ہم بات کرتے ہیں۔ہم عقیدے اور منہج کی اکثر بات کیا کرتے ہیں کہ مسلمان کا عقیدہ صحیح ہونا چاہیے منہج صحیح ہونا چاہیے،بغیر صحیح عقیدہ کے کوئی دین نہیں،بغیر صحیح منہج کے کوئی صحیح راستہ ہو ہی نہیں سکتا۔
سورۃالفاتحہ چھوٹی سی سورۃ ہے پیارے اور عظیم پیغامات ہیں آیئے دیکھتے ہیں اس عظیم سورۃ کے عظیم پیغامات میں سے ایک پیغام جو ہے جو آج ہمارا موضوع ہے " صحیح عقیدہ اور صحیح منہج سورۃالفاتحہ میں ہمیں کہاں ملتا ہے،اور کس طریقے سے ہم اپنے عقیدے میں جو خلل ہے اسے اس عظیم سورۃ سے دور کر سکتے ہیں"۔
اگر منہج میں خلل ہے واللہ!یہ ایک سورۃ ہی کافی ہے عقیدے کی خرابی اور منہج کی خرابی کو درست کرنے کے لیے اگر ہم سمجھنے والے ہوں تو اور (سبحان اللہ،واللہ أعلم) یہی راز ہے کہ کوئی نماز سورۃالفاتحہ کے بغیر صحیح نہیں ہوتی (جو شخص سورۃالفاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز ہی نہیں ہے آخر کیا وجہ ہے؟!)؛اور نماز ارکان اسلام کا دوسرا رکن ہے کلمہ شہادت کے بعد، عظیم عبادت ہے،ذرا غور کریں یہ عظیم عبادت صحیح نہیں ہے اگر سورۃالفاتحہ سے اس کی افتتاح نہ ہو،اس نماز کی افتتاح سورۃالفاتحہ سے نہیں ہے تو نماز ہی نہیں ہے!(سبحان اللہ)۔

بعض علماء فرماتے ہیں فاتحہ کیوں کہا جاتا ہے اس کی دو وجوہات ہیں:

1-قرآن مجید کا افتتاح اسی سورت سے ہوتا ہے؛آپ قرآن مجید کھولتے ہیں سب سے پہلی سورۃ کیا ہے؟سورۃالفاتحہ۔

سورۃالحمد بھی کہا جاتا ہے﴿ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ﴾ (الفاتحه:1)؛سورۃالحمد ہے،اللہ کی حمد و ثناء ہے،اور فاتحہ بھی کہتے ہیں کیونکہ سب سے پہلے قرآن مجید کو جب ہم کھولتے ہیں فتح کرتے ہیں تو سورۃالفاتحہ سے اس قرآن مجید کی ابتداء ہوتی ہے۔

2-اور دوسری وجہ؛ کیونکہ نماز میں نماز کی افتتاح جو ہے یعنی جو سب سے پہلا رکن ہے القیام مع القدرۃ ، دوسرا رکن ہے التکبیرۃ الإحرام۔ نماز کی ابتداء تکبیرۃ الاحرام کے بعد کس چیز سے ہوتی ہے؟ افتتاح کس چیز سے ہوتا ہے؟ جو رکن ہے سورۃ الفاتحہ ہے ،اس لیے اسے فاتحہ اس اعتبار سے بھی کہا جاتا ہے۔

صحیح عقیدہ اور صحیح منہج؛ دیکھیں ہم سب کہتے تو ہیں عقیدہ اور منہج لیکن اکثر لوگ یہ نہیں جانتے کہ عقیدہ ہوتا کیا ہے اور منہج کس چیز کو کہتے ہیں؛ سنتے تو ہیں اور ہم جب کسی چیز سے غافل ہوتے ہیں صحیح معنی کا پتہ نہیں ہوتا اس چیز کی قدر بھی اسی اعتبار سے کم ہو جاتی ہے؛ "عقیدہ" یہ دین کے وہ علمی مسائل ہیں جو ایک مسلمان اپنے دل میں جان کر اس میں گرہ ڈال دیتا ہے۔ عَقَدَ کا لفظ جو ہے وہ گرہ سے لیا گیا ہے، عُقدَہ گرہ کو کہتے ہیں؛ یہ علمی مسائل ہیں اور یہ علمی مسائل وہ ہیں جن کی بنیاد پر انسان اس دنیا میں کامیاب ہونا چاہتا ہے اپنے ربّ کی بارگاہ میں ،اور یہ عقیدہ جو ہے مسلمان کا عقیدہ جو ہے قرآن اور سنت میں ثابت ہو چکا ہے صحیح عقیدہ، اس کی تفصیل موجود ہے قرآن اور سنت میں، نصوص موجود ہیں (الحمدللہ) اور صحیح عقیدے کے اصول بھی ہیں جن کو جاننا ہر مسلمان پر فرض ہے کہ عقیدے کے اصول کو جان لے تاکہ وہ جو اہل باطل عقیدے والے ہیں ان سے دوری اختیار کرلے اور اپنے دین پر صحیح عمل کرنے والا بن جائے۔

اس سورۃ کو اگر ہم دو حصوں میں تقسیم کریں، پہلا حصہ عقیدے کا ہے اور دوسرا حصہ منہج کا ہے؛ اور منہج اس راستے کو کہتے ہیں جس کے ذریعے سے صحیح عقیدے تک پہنچا جاتا ہے، ایک خاص راستہ ہے دین پر صحیح عمل کرنے کا اگر آپ اس راستے کو اختیار کرتے ہیں تو آپ دین پر صحیح چلنے والے ہیں، اگر اس کے سوا کوئی اور راستہ اختیار کرتے ہیں آپ ظاہراً تو دین پر عمل کرنے والے ہوتے ہیں لیکن حقیقتاً دین پر عمل کرنے والے صحیح نہیں ہوتے ، تو اس لیے جیسا کہ عقیدے کی اہمیت ہے ویسے منہج کی بھی اہمیت ہے اور یہ بھی یاد رکھیں کہ عقیدے کے اصول میں سے اہل سنت والجماعت کا جو منہج ہے وہ بھی عقیدے کے اصول میں سے ایک اصول ہے۔

جب ہم عقیدے کے اصول گنتے ہیں تقریباً بارہ کے قریب اکثر ذکر کرتے ہیں:

(۱) ارکان ایمان ہے۔ (۲) ایمان کی تعریف ہے۔ (۳) صحابہ کرام کے تعلق سے ہمارا کیا عقیدہ ہے۔ (۴) مسلمان حکمران کے تعلق سے ہمارا کیا عقیدہ ہے۔ (۵) تکفیر کے تعلق سے اہل سنت والجماعت کا کیا عقیدہ ہے، کیا مؤقف ہے۔ (۶) دوست اور دشمنی کے تعلق سے ہمارا کیا عقیدہ ہے۔ (۷) کرامات اولیاء کے تعلق سے ہمارا کیا عقیدہ ہے۔ (۸) وعد اور وعید کی آیات کے

تعلق سے ہمارا کیا عقیدہ ہے۔(۹) بدعت اور اہل بدعت کے تعلق سے ہمارا کیا مؤقف ہے اور کیا عقیدہ ہے۔(۱۰) دلیل اور استدلال کے تعلق سے ہمارا کیا مؤقف ہے اور کیا عقیدہ ہے۔(۱۱) اہل سنت والجماعت کا منہج۔(۱۲) متفرق مسائل ہیں۔

تو یہ بارہ (12) اصول علماء بیان کرتے ہیں اپنے عقیدے کی کتابوں میں جن میں اہل سنت والجماعت کا منہج ایک اصول ہے؛

تو آپ دیکھیں ابتداء کہاں سے ہے؟ ارکان ایمان سے۔ سب سے پہلا رکن کیا ہے اللہ تعالیٰ پر ایمان۔

اور جب ہم اس کو اس طریقے سے دیکھتے ہیں گیارہواں اصل کیا تھا؟ اہل سنت والجماعت کا منہج کیا ہے؟ اس عظیم سورۃ میں دیکھ لیں آپ کہ ابتداء اللہ تعالیٰ پر ایمان سے ہوتی ہے اور اس کا اختتام صحیح منہج کیا ہونا چاہیے؛ تو عقیدے کے اصول کو سمیٹ لیا اس عظیم سورۃ نے۔ تو آیئے دیکھتے ہیں کہ کس طریقے سے ہم اپنے عقیدے کو صحیح کر سکتے ہیں، اپنے دین پر صحیح عمل کر سکتے ہیں، اپنے منہج کو صحیح کر سکتے ہیں سورۃ الفاتحہ کی صحیح سمجھ سے۔

سورہ فاتحہ کی سات (7) آیتیں ہیں، اس کی تقسیم ثنائی بھی ہے اور ثلاثی بھی ہے۔

ثنائی تقسیم سے مراد کہ دو حصوں میں تقسیم کریں، ایک حصہ جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کے تعلق سے ہے اللہ تعالیٰ کا حق ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء ہے جسے ہم عقیدہ کہتے ہیں، دوسرا حصہ منہج کا ہے۔

اگر تقسیم ثلاثی کرتے ہیں تو ایک حصہ جو ہے اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے، دوسرے حصے میں وعدہ ہے، تیسرے حصے میں ہمارے (مخلوق کے) تعلق سے ہے کہ ہمیں اپنے ربّ سے کیا مانگنا ہے۔

سات آیتیں ہیں "السبع المثانی" اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ وہ سات آیتیں ہیں جو بار بار دہرائی جاتی ہیں نماز میں۔

سورۃ کی ابتداء الحمد سے ہوتی ہے: اب ہم دو حصوں میں تقسیم کر رہے ہیں پہلا حصہ ہے عقیدے کے تعلق سے، دوسرا حصہ منہج کے تعلق سے، آیئے دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کس پیارے انداز سے ان دونوں عظیم جو دین کی اساس ہیں جو عقیدے کے اصول ہیں ان کو کیسے بیان فرمایا ہے۔ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧ [الفاتحة: 1-7]

یہ سورۃ الفاتحہ ہے؛ اس کا پہلا حصہ عقیدے کے تعلق سے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝﴾ یہاں تک۔

اگر غور کریں ان چار آیات میں اللہ تعالیٰ پر ایمان کی اساس موجود ہے، اللہ تعالیٰ پر ایمان کیسے لایا جاتا ہے یہ پیغام موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان چار چیزوں سے لایا جاسکتا ہے میں پہلے بھی بیان کرچکا ہوں:

(۱) کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وجود میں کسی نے اختلاف کیا نہیں سوائے ہٹ دھرموں کے، جو دہریئے ہیں جو بے دین ہیں جو کسی ربّ کو نہیں مانتے اور محض تکبر کی وجہ سے انکار کیا ہیں، ورنہ وہ خود یقیناً جانتے ہیں کہ انہوں نے اپنے آپ کو پیدا نہیں کیا ہے کسی اور ذات نے پیدا کیا ہے اور وہ ذات صرف اللہ تعالیٰ ہے کوئی اور ہو نہیں سکتا، تو عناداً اور تکبراً انہوں نے انکار کیا ہے۔

باقی تین چیزیں جو ہیں: (۲) اللہ تعالیٰ واحد سچا ربّ ہے "توحید ربوبیت"۔ (۳) اللہ تعالیٰ واحد سچا معبود ہے "توحید الوہیت"۔

(۴) اللہ تعالیٰ کے پیارے نام ہیں اور صفات الکمال ہیں "توحید اسماء اور صفات"۔

آیئے دیکھتے ہیں سورۃ کی ابتداء میں عقیدے کی اساس کیا ہے:

عقیدے کی اساس کیا ہے؟ توحید ہے۔ توحید کی تین قسمیں ہیں اور توحید کی تینوں قسمیں سورۃ کی ابتداء میں موجود ہیں (سبحان اللہ):

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾: ﴿اَلْحَمْدُ﴾: حمد و ثناء ہے تعریفیں ہیں کہ ساری کی ساری تعریفیں ہیں صرف اللہ کے لیے ہیں؛

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾: ﴿اَلْحَمْدُ﴾: عبادت ہے، صرف اللہ کے لئے حمد کرنا توحید عبادت ہے۔

افضل الدعاء کیا ہے حدیث میں کیا آیا ہے؟ "أَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ": "الْحَمْدُ" افضل الدعاء ہے؛ اور دعا عبادت ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے، اور صرف اللہ کے لیے عبادت کو صرف کرنا توحید عبادت ہے۔ (تو سورۃ کی ابتداء توحید عبادت سے ہوئی ہے مزید تفصیل آگے آئے گی)۔

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (تمام تعریفیں صرف اللہ کے لئے ہیں جو تمام کائنات کا ربّ ہے (تمام مخلوقات کا ربّ ہے))۔

﴿رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾: توحید ربوبیت ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد ربّ ہے جس نے پوری کائنات کو پیدا کیا ہے، وہی خالق ہے وہی مالک ہے، وہی مشکل کشا وہی حاجت روا ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نفع و نقصان کا مالک نہیں ہے، ربّ العالمین ہے ذوالجلال والاکرام اُس کے سوا کوئی ربّ نہیں ہے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾۔

یہ ربّ کیسا ہے؟ ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ (وسیع رحمت والا ہے): اس کی رحمت بہت وسیع ہے اتنی وسیع ہے کہ اپنے دشمنوں کو بھی اللہ تعالیٰ رزق سے نوازتا ہے، ان پر رحم کرتا ہے، ان کی دعا کو سنتا ہے، ان کی بگڑی کو بناتا ہے ان کی مشکل کو آسان کرتا ہے، انہیں زندگی دیتا ہے انہیں صحت دیتا ہے، انہیں رزق دیتا ہے (سبحان اللہ)۔

یہ سب کیوں ہے؟ کیونکہ وہ وسیع رحمت والا ہے الرحمٰن مہربان ہے، واللہ! پوری کائنات میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ذرّے برابر بھی کوئی رحمت نہیں کر سکتا اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے، مخلوق کی رحمت محدود ہے۔

الرحمٰن ہے الرحیم بھی ہے: "الرحمٰن" (وسیع رحمت والا ہے عام رحمت ہے)، اور "رحیم" (مخصوص رحمت والا ہے، رحم کرنے والا ہے اپنے پیاروں پر خاص رحمت فرماتا ہے اور انہیں اپنے قریب کرتا ہے)۔

تو عام نعمت عام رحمت، اور خاص نعمت خاص رحمت ہے؛ یہ عام تمام کائنات کے لیے ہے الرحمٰن کی رحمت، الرحیم کی رحمت خاص اپنے پیاروں کے لیے ہے کیونکہ وہ الرحمٰن الرحیم ہے؛ رحیم کا جو معنی ہے رحیم کے اندر رحمت کا یہ وہ رحمت ہے جو مخلوق تک پہنچتی ہے کیونکہ وہ رحیم ہے جلّ شانہ سبحانہ وتعالیٰ۔

تو سب سے پہلی صفت اس عظیم ربّ کی قرآن مجید میں کیا بیان ہوئی ہے؟ ﴿الرَّحْمٰنِ﴾ پھر ﴿الرَّحِيْمِ﴾ ہے۔

کیونکہ عمومی طور پر ربّ کے معنی میں اگر آپ دیکھیں سختی پائی جاتی ہے؛ فلاں ربّ ہے، جو سربراہ ہوتے ہیں اکثر ان میں سختی ہوتی ہے کیونکہ وہ اپنا حکم اپنا فیصلہ اس وقت تک نہیں نافذ کر سکتے جب تک ان کے اس مقام میں تھوڑی سی سختی نہ ہو؛ تو جب کوئی شخص پڑھتا ہے قرآن مجید میں ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو تمام کائنات کا ربّ ہے دیکھیں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ ربّ ہے کیسا؟ اگر نافرمانی ہو جائے ہم سے کوئی خطاء ہو جائے تو سخت عذاب دینے والا ہے یا رحم کرنے والا ہے؟ (کیونکہ جو معروف ہے جن کے اندر یہ صفت موجود ہے تھوڑی سختی کرنے والے ہیں تو ایک ڈر سا پیدا ہوتا ہے) خوشخبری پہلے آگئی ہے ابھی سوال ذہن میں گھوم رہا ہے اور اس ربِّ کائنات نے جواب پہلے دیا ہے ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾: اس ربّ کی رحمت وسیع ہے، توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے کافر کے لیے بھی مشرک کے لیے بھی بدترین انسان کے لیے بھی (سبحان اللہ)۔ فرعون کو دیکھیں، کہا ﴿اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى﴾ [النازعات: 24]: آخری وقت جب وقت گزر چکا تب اس نے کہا کہ میں ایمان لاتا ہوں بنی اسرائیل کے ربّ پر (وقت گزرنے کے بعد)، اگر وقت میں توبہ کر لیتا کلمہ پڑھ لیتا تو اللہ تعالیٰ اسے بھی معاف کر دیتا کیونکہ وسیع رحمت والا ہے۔

واللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں عذاب دینے کے لیے پیدا نہیں کیا ہے، یہ ہماری کوتاہیاں ہیں یہ ہمارے اندر بعض بیماریاں ہیں ہم نافرمانی پر نافرمانی کرتے چلے جاتے ہیں اور وہ ربّ ہمارے لئے توبہ کا راستہ آسان کر دیتا ہے'' **يتودّد الينا بالنعم** ''اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی نعمتوں سے قریب کرتا ہے (سبحان اللہ)۔

ہم جواب میں کیا کرتے ہیں؟'' **نبارزه بالمعاصي** '': جنگ کرتے ہیں گناہوں سے نافرمانیوں سے۔

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ توحید عبادت ہے؛

﴿رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ توحید ربوبیت؛

﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ توحید اسماء وصفات: تینوں قسمیں آگئی ہیں کہ نہیں؟

اچھا مزید دیکھیں آگے: ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾: پتہ چل گیا کہ الرحمٰن الرحیم ہے امید قائم ہو گئی ہے، تاکہ یہ امید حد سے نہ گزرے اگلی آیت اس پر حد لگادی ہے: ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ (یوم دین کا مالک ہے یوم جزا اور حساب کا مالک ہے)۔

اور دوسری قرأت میں: ﴿مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ (جو بادشاہ ہے یوم دین کا)؛ وہ اکیلا ہے اس اکیلے ربّ نے حساب لینا ہے کیونکہ وہی واحد ربّ ہے عالمین کا وہی رحمٰن اور رحیم ہے اور یوم دین کا وہی مالک ہے، تو ایک ڈر سا پیدا ہو جاتا ہے! (سبحان اللہ)۔

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ کیا ہے؟ محبت ہے، کیونکہ آپ کو پتہ ہے "**الحمد**" تین لفظ ہیں:

(۱) الحمد۔

(۲) المدح۔ اور تیسرا کوئی جانتا ہے تیسرا کیا ہے؟ عربی میں نہیں جانتے؟ ایک حمد ہے، ایک مدح ہے اور ایک شکر ہے؛ تین ملتے جلتے الفاظ ہیں لیکن سورۃ کی ابتداء کس لفظ سے ہوئی ہے؟ ﴿اَلْحَمْدُ﴾ ۔ الحمد کا معنی ہے جس کی آپ تعریفیں کر رہے ہیں صرف اس لئے کر رہے ہیں کہ وہ حمد کے لائق ہے تعریف کے لائق ہے اس لیے اس کی حمد کی جاتی ہے۔

شکر کب ہم کرتے ہیں؟ بدلے میں جب کوئی ہم پر احسان کرتا ہے ہم اس کے احسان کے بدلے میں اس کا شکر کرتے ہیں۔

مدح کب کرتے ہیں؟ جب اس کی ضرورت پڑتی ہے ہمیشہ نہیں، مدح ضرورت کے وقت ہوتی ہے۔

اور اکثر مدح نالائقوں کی بھی کی جاتی ہے ڈر کی وجہ سے یا کسی خاص مقصد کے لیے، لیکن "الحمد" واحد لفظ ہے جو صرف اسی کے لئے کیا جاتا ہے جو اس حمد وثناء کے لائق ہے، اور "ال" استغراق کے لئے ہے کہ ساری کی ساری تعریفیں (تمام تعریفیں) اگر کوئی ہے پوری کائنات میں تو ان تعریفوں کا حقدار صرف اللہ تعالیٰ ہے کوئی اور نہیں ہے؛

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ میں پیغام ہے محبت کا، محبت جس سے ہوتی ہے سچی محبت کی نشانی اس کی حمد ہوتی ہے تعریف ہوتی ہے اور سب سے بڑی تعریف تمام تعریفیں ربّ کائنات کے لئے ہیں۔

تو ﴿اَلْحَمْدُ﴾ کیا ہے؟ "المحبۃ" محبت پیدا ہو جاتی ہے۔

﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾: میں امید قائم ہو جاتی ہے۔

﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾: میں ڈر پیدا ہو جاتا ہے؛ اور ان تین کو کہتے ہیں عبادت کے تین ارکان؛ عبادت کے تین ارکان ہیں اور دو شرطیں ہیں نوٹ کر لیں یہ تین چیزیں کسی میں پائی جائیں تو عبادت ہوتی ہے: (۱) محبت۔ (۲) امید۔ (۳) اور ڈر۔

اور پہلی تین آیتوں میں دیکھی محبت بھی ہے، امید بھی ہے، ڈر بھی ہے۔

دو شرطیں کیا ہیں؟ (۱) الإخلاص لله تعالٰی۔ (۲) دوسری شرط، اللہ تعالٰی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرنا (اور یہ بھی آگے آئے گا)۔

ان تینوں میں محبت ہے، امید ہے، اور ڈر ہے جس کے دل میں یہ تین چیزیں موجود ہوں وہ مخلص عبادت اپنے ربّ کی کرتا ہے اخلاص پیدا ہو جاتا ہے۔

اگلی آیت میں: یہ تو پتہ چل گیا ہے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۲ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝۳ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝۴﴾۔

ہمارا ربّ ہم سے کیا چاہتا ہے انداز بیان دیکھیں خوبصورت واللہ! ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ﴾ (اے اللہ! ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں ("صرف" یعنی کسی اور کو تیری عبادت میں شریک ہرگز نہیں کریں گے)) ﴿وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ (اور اے اللہ! ہم صرف تجھ سے ہی مدد طلب کرتے ہیں (کسی اور سے نہیں کرتے))۔

اسے کہتے ہیں صیغۃ التخصیص؛ خاص قید کر دیا گیا ہے ان دو معنی کو ان دو چیزوں کے ساتھ کہ عبادت صرف اللہ کے لیے مدد صرف اللہ تعالٰی سے طلب کرنی ہے ان اُمور میں جس میں صرف اللہ تعالٰی قادر ہے؛ ورنہ دنیاوی معاملات میں آپ مدد لے لیتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن زندگی دینے میں، موت دینے میں، رزق دینے میں، شفاء دینے میں کوئی مدد کر سکتا ہے اللہ کے سوا؟ کوئی بھی نہیں کر سکتا۔

﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾: اور یہ بنیادی پیغام ہے سورۃ الفاتحہ کا، توحید عبادت خوبصورت انداز میں جس نے اس آیت کو نہیں سمجھا ہے اللہ کی قسم! اس نے کوئی چیز سمجھی ہی نہیں ہے! جب تک اس عظیم آیت کو نہیں سمجھے گا وہ دین پر صحیح عمل کر ہی نہیں سکتا، صرف ظاہر کو سنوار لینا کافی نہیں ہوتا، صرف نمازیں پڑھنا یا روزے رکھنا کافی نہیں ہوتا جب تک کہ یہ دل پاک اور صاف نہ ہو۔

﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ پر عمل نہیں ہے تو نماز بھی نہیں ہے روزہ بھی نہیں ہے، حج بھی نہیں ہے عمرہ بھی نہیں ہے، زکوۃ وصدقات وخیرات کچھ بھی نہیں ہے کیونکہ دین اسلام کی اساس ہے **"أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمداً عبده ورسوله"**: یہ کلمۂ شہادت یہ دین ہے یہ کلمہ توحید ہے جس کی زندگی میں توحید نہیں ہے یا توحید میں خلل ہے توحید عبادت میں خلل ہے تو اس کی کوئی عبادت نہیں ہے کیونکہ ہم وعدہ کرتے ہیں اپنے ربّ سے ہر نماز میں ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾۔

جیسا کہ صحیح مسلم کی حدیث میں آیا ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ حدیث قدسی میں فرماتا ہے کہ میں نے نماز کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے، اس لیے سورۃ الفاتحہ کو الصلاۃ بھی کہتے ہیں (یعنی نماز کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے)،

جب ہم کہتے ہیں: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ اللہ تعالیٰ ہر نمازی کو جواب دیتے ہیں كما يليق بجلاله سبحانه وتعالىٰ (میرے بندے نے میری حمد وثناء کی ہے ''حَمِدَنِي عَبْدِي'')؛ جب بندہ کہتا ہے ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ اللہ تعالیٰ جواب دیتے ہیں كما يليق بجلاله سبحانه وتعالىٰ ''أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي''؛ جب بندہ کہتا ہے ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ اللہ تعالیٰ جواب میں فرماتے ہیں ''مَجَّدَنِي عَبْدِي'' (میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی ہے)؛ جب میرا بندہ کہتا ہے ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (یہ میرے اور میرے بندے کے بیچ میں ہے میرا بندہ یہ وعدہ پورا کرے ''وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ''؛ اس کے بعد جو وہ مجھ سے سوال کرتا ہے جو دعا کرتا ہے اس کے لیے وہ ہے اس کی دعا قبول ہو گی (سبحان اللہ))۔

یہاں تک جو ہے یہ صحیح عقیدے کی اساس ہے، سورۃ الفاتحہ صحیح عقیدے کی اساس اور صحیح منہج کی اساس ہے۔

سمجھ آ گئی صحیح عقیدے کی اساس (بنیاد) کیا ہے؟ توحید ہے اللہ تعالیٰ پر ایمان کا سب سے پہلا اصول ہے عقیدے کا، اور سب سے پہلا رکن ارکان ایمان میں سے "الایمان باللہ"۔ تو اس اعتبار سے صحیح عقیدے کی اساس کیا ہے سورۃ الفاتحہ میں ہمیں مل گیا ہے۔

اب صحیح منہج سورۃ الفاتحہ میں کہاں ملے گا ہمیں، اور انداز بیان خوبصورت انداز بیان دیکھیں آپ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾: ہم نے اپنے ربّ سے کیا مانگنا ہے؟ وہ ایک دعا جو ہماری کامیابی کے لیے کافی ہے وہ کون سی دعا ہونی چاہیے؟ کامیابی سے مراد دنیا اور آخرت کی کامیابی ہے، اگر صرف ایک دعا مانگنی ہے ہم نے دیکھیں ہمارا ربّ ہمیں سکھا رہا ہے، سورۃ الفاتحہ وحی ہے اللہ تعالی کی طرف سے۔ اپنے ربّ سے کیا مانگنا ہے اگر تم نے مانگنا ہے تو کیا مانگنا ہے؟ صحت، عافیت، روزگار، نیک اولاد سب مطالب شرعیہ ہیں، اللہ تعالی نے ان سے منع نہیں فرمایا ہے مانگیں دعا میں جو مانگنا ہے لیکن ایک ایسی دعا ہے اگر کوئی اس سے محروم ہو جاتا ہے تو اللہ کی قسم ہر خیر سے محروم ہے!

اگر یہ دعا اس کی قبول نہیں ہوئی اگر وہ اس دعا کو اس اعتبار سے طلب نہیں کرتا اپنے دل سے تسلیم کرتے ہوئے تاکہ اس پر عمل کرنے والا بن جائے واللہ نہ تو دنیا میں خیر ہے نہ آخرت میں خیر ہے! اس لئے یہ راز دیکھے آپ خوبصورت انداز دیکھیں اللہ تعالی ہمیں یہ سکھا رہا ہے فرما رہا ہے کہ ربّ سے یہ مانگو تم اگر ایک دعا مانگنی ہے تو یہ دعا مانگو اور اسے ہم بار بار ریپیٹ کرتے ہیں روزانہ، فرض نماز میں سترہ مرتبہ ہم کہتے ہیں: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ، اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ، اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ﴾ ہر نماز میں (سبحان اللہ)۔ ذرا غور کریں کہ ہم کھڑے ہیں، سر جھکا ہوا ہے، ہاتھ بندھے ہوئے ہیں، پاؤں جڑے ہوئے ہیں، رُخ قبلہ کی طرف ہے اور ایک عجیب سا خشوع طاری ہوتا ہے دل نرم ہوتا ہے، زبان لرز رہی ہوتی ہے اپنے ربّ سے ہم اس کیفیت میں مانگ رہے ہیں ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ﴾: اس سے پہلے اللہ تعالی نے کیا فرمایا ہے حدیث قدسی میں؟ کہ میرا بندہ میرا وعدہ پورا کرے "وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ" مانگا ہے تم نے جو مانگنا ہے اور کیا مانگنا ہے میں نے خوشخبری سنا دی ہے تم اس بنیاد پر عمل کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ اور دعا تم نے مانگنی کیا ہے اپنی کامیابی کے لیے: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ﴾:

اچھا یہ تو ہم نے مانگ لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں راہ راست پر چلنے والا بنا دے، ہمیں ہدایت دے کہ ہم حق کو قبول کریں مطلب کیا ہدایت کا ہے پتہ ہے؟ کہ اللہ تعالی ہم جو حق ہے اسے من و عن سے تسلیم کر لیں اللہ تعالی ہمارے لیے حق کو قبول کرنا آسان کر دے تاکہ جب بھی حق ہمارے سامنے آئے تو ہم اسے اپنے دل میں بسا لیں من و عن سے تسلیم کر لیں ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ﴾: صراط مستقیم سیدھا راستہ ہے۔

بس یہاں تک؟ نہیں! اس کی تفصیل بھی ہے یہ راستہ کس کا ہے؟ اس راستے پر کوئی اور بھی چلنے والا تھا کہ نہیں؟ کوئی نایاب راستہ ہے؟ کوئی پہاڑوں کی چوٹی پر کہیں ہم پہنچ نہیں سکتے؟ کوئی اور بھی چل کر گئے ہیں؟ وہ کون تھے ان کے کیا حالات تھے کیسے

تھے وہ؟اور پھر کیااور بھی غلط راستے ہیں جن سے ہمیں بچنا ہے کہ نہیں؟پوری تفصیل موجود ہے اسے کہتے ہیں صحیح منہج (سبحان اللہ)۔

صحیح عقیدہ پہلی چار آیتوں میں، صحیح منہج باقی تین آیات میں:﴿اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ﴾: وہ صراط مستقیم ہے کس کا صراط مستقیم ہے؟ اس پر پہلے کون چل کر گئے ہیں اور کون چل رہے ہیں اور تاقیامت چلتے رہیں گے؟﴿صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ﴾: صراط بدل ہے پہلی صراط کا؛دو مرتبہ صراط کا لفظ ہم پڑھتے ہیں پہلی صراط جو اپنے ربّ سے ہم مانگتے ہیں ہدایت جس پر ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں اس راستے پر چلنا چاہتے ہیں یہ وہ راستہ ہے یہ وہ صراط ہے جن پر اللہ تعالیٰ تو نے انعام فرمایا ہے﴿صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ﴾ (سبحان اللہ): لفظ کون سا ہے؟ انعام اور احسان کا لفظ ہے، اللہ تعالیٰ کے خاص پیارے بندے جن کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ان پر احسان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا محض انعام ہے ان پر، اللہ تعالیٰ نے ان کو خاص چنا ہے اور ان کو توفیق دی ہے کہ وہ صراط مستقیم پر چلنے والے بن جائیں۔

یہ کون ہیں سورۃ النساء میں اس کا جواب ہے؛ دیکھیں سورۃ الفاتحہ القرآن العظیم ہے پورے قرآن مجید کی جو اجمال ہے وہ سورۃالفاتحہ میں ہے مجمل پیغام ہے،اس کی تفصیل باقی قرآن مجید میں ہے سورۃالبقرۃ سے لے کر سورۃالناس تک؛ تفصیل آپ نے پڑھنی ہے پورا قرآن پڑھ لیں، آپ نے مختصر سا پیغام قرآن مجید کا پڑھنا ہے تو القرآن العظیم سورۃ الفاتحہ ہے۔ یہ کون ہیں ﴿الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ﴾ سورۃالنساء میں جواب ہے؛کون ہیں؟﴿النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيۡقِيۡنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيۡنَ‌ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓـئِكَ رَفِيۡقًا ۝٦٩﴾(النساء:69): سب سے بہترین دوست وہی ہیں جن کا ذکر کیا گیا ہے (سبحان اللہ)۔

﴿النَّبِيّٖنَ﴾: یہ راستہ نبیوں کا راستہ ہے اس سے اچھا کوئی راستہ ہو سکتا ہے؟ انبیاء سے بہتر کوئی ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا قرب اللہ تعالیٰ کی معرفت صحیح معرفت، صحیح عقیدہ، صحیح منہج،ان انبیاء کے سوا کسی کا ہو سکتا ہے؟ تو ابتداء انبیاء سے ہوئی ہے، اللہ تعالیٰ کے سب سے پیارے سب سے عظیم بندے﴿النَّبِيّٖنَ﴾۔

پھر﴿الصِّدِّيۡقِيۡنَ﴾: اللہ کے اولیاؤں میں سے سب سے بلند درجہ ہے صدیقین کا، انبیاء کے بعد اولیاء کا درجہ ہے؛ انبیاء تمام مخلوقات سے بہتر ہیں ولی کبھی نبی سے بہتر ہو نہیں سکتا، نبوت کا درجہ ولایت سے بلند و بالا ہے، نبی پر وحی نازل ہوتی ہے اور ولی پر وحی نازل نہیں ہوتی ہے؛ یہ فرق اچھی طرح جان لیں ہم عقیدے کی بات کر رہے ہیں صحیح منہج کی بات کر رہے ہیں کیونکہ بعض

لوگوں کا یہ غلط عقیدہ ہے کہ اولیاء کا درجہ انبیاء سے بڑھ کر ہے، یہ غلط عقیدہ ہے بہت بڑا مغالطہ ہے! صحیح عقیدہ کیا ہے؟ یہی عقیدہ ہے: ﴿النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴾: یہ ترتیب ہے۔

توانبیاء کا راستہ ہے خوشی ہوتی ہے کہ نہیں؟ واللہ اس سے بڑھ کر کیا خوشخبری چاہیے صراط مستقیم انبیاء کا راستہ ہے کوئی تھوڑا سا شک وشبہ باقی رہ جاتا ہے کہ کوئی غلطی ہوگی، یا کوئی چیز کلیئر (واضح) نہیں ہوگی؟! اگر انبیاء کے راستے میں وضاحت نہیں ہے مکمل بیان نہیں ہے کلیرٹی (Clarity) نہیں ہے تو پھر کہاں ملے گی؟! ﴿النَّبِيّٖنَ﴾۔

اُن کے بعد ﴿وَالصِّدِّيْقِيْنَ﴾: صدیقیت بلند ترین درجہ ہے ولایت کا اسی لئے ابو بکر صدیق کو کیا کہا جاتا ہے عبداللہ بن اَبی قُحافۃ رضی اللہ عنہ؟ ابو بکر کے ساتھ اگر صدیق نہ لگے تو ادھورا لگتا ہے۔ کیا خیال ہے کہ کہیں ابو بکر اور صدیق نہ کہیں تو کوئی بھی ہو سکتا ہے لیکن کہہ دیں الصدیق کہہ دیں الف لام سے ابو بکر کے سوا کوئی ذہن میں آتا ہے؟ کوئی نہیں آتا ہے صدیقین میں سے ہیں (سبحان اللہ)؛ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے انعام ہے ﴿الصِّدِّيْقِيْنَ﴾۔

﴿وَالشُّهَدَآءِ﴾: جو اللہ کے راستے میں شہید ہوئے۔ ﴿وَالصّٰلِحِيْنَ﴾: اور اللہ تعالیٰ کے نیک اور پیارے بندے ہیں۔ اور واللہ میرے بھائیو! یہ تین وصف جو ہیں صحابہ میں پائے جاتے ہیں اگر صحابی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ صدیقین، شہداء اور صالحین نہیں ہیں تو پھر کوئی بھی نہیں ہے!

﴿اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾: یہ انعام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، دیکھیں یہ کوئی کوانسیڈنینس (Coincidence) نہیں ہے کہ اچانک ابو بکر صدیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی بن گئے، یا سیدنا عمر صحابی بن گئے، کوانسیڈنینس (Coincidence) تھا ایک ہی زمانہ تھا بس یونہی مل گئے! نہیں واللہ! اللہ تعالیٰ کا خاص چناؤ ہے کہ ابو بکر صدیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی بنیں گے کیونکہ سب سے اچھا دل تمام امت میں سے ابو بکر صدیق کا دل ہے اس جیسا دل کسی کا نہیں ہے، اور پوری امت کے علماء مل جائیں ایک جگہ پر جمع ہو جائیں ابو بکر صدیق کے دل کے برابر نہیں ہو سکتے! جو ان کی محبت ہے اور جو یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود گواہی دیتے ہیں کہ میں نے ہر بندے کا احسان چکایا ہے سوائے ایک بندے کے ابو بکر صدیق کا احسان میں نہیں چکا سکتا، ہر دروازہ بند کردو جو مسجد کی طرف ہوتا ہے صرف ابو بکر صدیق کے دروازے کے سوا (سبحان اللہ) الصدیقین ہیں۔

﴿الشُّهَدَآءِ﴾: اپنی جانوں کو اپنے ربّ کے راستے میں قربان کرنے والے، کتنی بڑی بات ہے! جان کس کو پیاری نہیں ہے؟! اور صحابہ نے اپنی جانیں قربان کی ہیں اس دین کی سربلندی کے لیے جس دین کی قدر وقیمت اکثر مسلمان گنوا بیٹھے ہیں، اس دین کی سربلندی کے لیے! کلمہ توحید کی سربلندی کے لئے صحابہ نے اپنی جانیں قربان کی ہیں ﴿الشُّهَدَآءِ﴾۔

﴿وَالصّٰلِحِيْنَ﴾: نیکوکار جو ہیں اور جو اپنے ربّ کے پیارے بندے ہیں۔

یہ ان کے اوصاف ہیں جن کا صراط مستقیم میں ہم ذکر کر رہے ہیں: ﴿الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾۔

اسی لئے ہمیں اللہ نے کیا حکم دیا ہے؟ ﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا﴾(البقرة:137): واللہ یہ قاعدہ ہے صحیح منہج کے قواعد میں سے ایک قاعدہ یہ ہے: ﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا﴾ "هُم": ضمیر کس کا ہے؟ غائب کا ہے، یعنی جو بھی ایمان لانا چاہتا ہے تمہارے زمانے میں اے صحابہ! یا بعد میں آنے والے زمانوں میں تا قیامت اگر کوئی ایمان اپنے ربّ پر لانا چاہتا ہے تو ایک شرط ہے اس کی ﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ﴾ (تمہارے ایمان کی مثل اگر وہ ایمان لے کے آتے ہیں) ﴿فَقَدِ اهْتَدَوْا﴾ (فَقَدِ: تحقیق ہے یقیناً؛ اهْتَدَوْا: ہدایت یافتہ ہے)؛ یعنی جن کا ایمان جن کا عقیدہ صحابہ کے عقیدے جیسا نہیں ہے مثل نہیں ہے وہ ہدایت یافتہ ہو سکتے ہیں؟ واللہ نہیں ہو سکتے!

میں اُن کی بات نہیں کرتا جو صحابہ کرام پر کفر کے فتوے لگاتے ہیں اُن کا کیا حال ہو گا؟! جنہوں نے صحابہ کے خلاف تلواریں اٹھائی، ان کا کیا حشر ہو گا؟! ہم ان کی بات کر رہے ہیں جو صحابی جیسا عقیدہ نہیں رکھتے عقیدے میں اختلاف ہے کسی عقیدے کے اصولوں میں سے تو ہدایت یافتہ نہیں ہے۔

دعا کیا مانگی ہے؟ ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾۔ پیمانہ کیا ہے؟ ﴿صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾۔ کون ہیں؟ ﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا﴾۔ کسی کو دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس کا عقیدہ صحیح ہے یا نہیں کیا ترازو ہے؟ کہ اس کا عقیدہ صحابہ کے سلف کے عقیدے جیسا ہے کہ نہیں ہے؟ اس کا منہج ان جیسا ہے کہ نہیں ہے؟ آسان ترازو ہے کہ مشکل ہے؟! مثال دیتا ہوں:

(۱) رجب کے کونڈے لیں آپ یا جشن عید میلاد النبی لے لیں آپ صحابہ کیا کرتے تھے؟ نہیں کیا کرتے تھے، ان کا طریقہ نہیں تھا۔ ہمیں کرنا چاہیے؟ نہیں کرنا چاہیے۔

(۲) اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ عرش پر مستوی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا شایان شان ہے۔ کس نے کہا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝﴾(طه:5): اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام نے ایک کمسن لڑکی (لونڈی) سے سوال کیا ہے: "أَيْنَ اللّٰه" کیا جواب دیتی ہیں؟ "فِي السَّمَاءِ" (آسمانوں پر ہے ربّ ذو الجلال سبحانہ وتعالیٰ)۔ صحابیہ ہیں (ہم صحابہ کی بات کر رہے ہیں)، سوال کرنے والے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام ہیں، اور جواب دینے والی ایک کمسن چھوٹی سی

صحابیہ ہیں لیکن عقیدہ دیکھیں آپ راسخ ہیں عقیدے میں! "أَيْنَ اللَّهُ: فِي السَّمَاءِ": "مَنْ أَنَا: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ": اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں: "أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ" (اسے آزاد کردو یہ مومنہ ہے): گواہی کس نے دی ہے؟ ایمان کی گواہی کون دے رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام۔

آج اکثر مسلمانوں سے یہی سوال پوچھ لیں یوں آنکھیں نکل آتی ہیں کہ یہ سوال کرنے کا ہے کیوں سوال کرتے ہو؟! (سبحان اللہ)۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کمسن لڑکی سے سوال کیا ہے کیوں سوال کیا ہے؟ یہ جاننے کے لیے کہ وہ مومنہ ہے کہ نہیں ہے۔

اگر ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ آپ کا عقیدہ صحیح ہے کہ نہیں اور یہ سوال کیا ہے تو کیا غلط ہے اس میں؟! کیا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام غلط سوال کرتے تھے؟! (نعوذ باللہ)؛ اور صحیح مسلم کی حدیث ہے، یا تو کہو حدیث ضعیف ہے ثابت کرو سنداً ومتناً، اور واللہ کر نہیں سکتے! تو دوسرا راستہ کیا بچتا ہے؟ باطل تاویل، تحریف کرتے ہیں تاویل کے نام پر (سبحان اللہ)۔

جانتے ہیں کیوں آنکھیں نکلتی ہیں کیوں ناراض ہوتے ہیں کہ یہ سوال غلط ہے؟ کیوں؟ کیونکہ ان کے عقیدے میں خلل ہے ان کا جواب ایسا نہیں ہے "فِي السَّمَاءِ" نہیں کہیں گے۔ کیوں؟ شیطان خون میں دوڑتا ہے اور شیاطین الانس نے مل کر یہ غلط عقیدہ دل میں ڈالا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے!

ہر جگہ موجود ہے اللہ تعالیٰ کس نے کہا ہے؟! اور پھر اپنے اس باطل کو ثابت کرنے کے لئے دور دراز کے جو دلائل ہیں ان کو لیتے ہیں اور جو اصل واضح دلائل ہیں جو محکم نصوص ہیں ان کو چھوڑ دیتے ہیں! تشابہات کی طرف چلے جاتے ہیں اور اپنا عقیدہ بسا لیتے ہیں اپنے دل میں!

﴿فَإِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا﴾: دونوں میں سے ہدایت یافتہ کون ہے اس ترازو پر تولیں کہ اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ جو جواب دیتا ہے اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہے، یا وہ جو کہتا ہے کہ اللہ ہر جگہ موجود ہے؟ ﴿فَإِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا﴾: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ کون حق پر ہے؟ کوئی شک وشبہ باقی رہتا ہے اللہ کے لیے مجھے بتائیں؟! لیکن (سبحان اللہ) حق بالکل سورج کی طرح واضح ہونے کے باوجود آج اکثر مسلمان غلط جواب دیتے ہیں!

یہ کوئی عام اور معمولی بات نہیں ہے، یہ کوئی حکیم کی غلط دوائی نہیں ہے کہ کھائے گا تو گردے خراب ہو جائیں گے یا اس کی صحت خراب ہو جائے گی میرے بھائی! ہمیشہ کی کامیابی اور ناکامی کی بات ہو رہی ہے بدعقیدگی کفریہ عقائد ہیں یہ! اپنے ربّ کی صحیح

معرفت نہیں جانتے ہم، ہم نے دنیا میں کیا کمایا ہے؟! اگر ربّ کی صحیح معرفت نہیں ہے اپنے ربّ کے بارے میں نہیں جانتے کہ وہ ربّ جس نے مجھے پیدا کیا ہے جو میرا مشکل کشا حاجت روا ہے، جس کی میں عبادت کرتا ہوں اس کے سوا میرا کوئی سچا معبود نہیں ہے وہ ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ہے؛ ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ ہے؛ وہ ربّ العالمین ہے کہاں ہے؟ پتہ نہیں ہے مجھے! کاش یہ ہوتا کہ پتہ نہیں ہے! جواب کیا ہے؟ جہل مرکب ہے "ہر جگہ موجود ہے جہل مرکب ہے" باطل عقیدہ ہے کفریہ عقیدہ ہے (سبحان اللہ)۔ وجہ کیا ہے؟ صراط مستقیم سے دوری ہے۔ دوری کیوں ہوئی ہے اس کی وضاحت بھی ہے۔

یہ راستہ تو پتہ چل گیا ہے کہ منہج یہ ہونا چاہیے اچھا کوئی اور راستے ہیں جو اس راستے کے علاوہ موجود ہیں جن سے ہم نے بچنا ہے؟ ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾: منہج السلف واضح ہے؛ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾: دو اور راستے ہیں خطرناک راستے ہیں جو اس راستے کی ضد ہیں، اگر کسی کا پاؤں پھسل کر ان میں سے ایک راستے پر چلا گیا تو اس کی خیر نہیں ہے!۔

﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ﴾ (اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے راستے سے بچا جن پر تیرا غضب نازل ہوا ہے) ﴿وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ (اور گمراہوں کے راستے سے بھی اللہ تعالیٰ ہمیں دور فرما)۔ کتنی پیاری دعا ہے واللہ! کتنی پیاری دعا ہے!

﴿الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ﴾ کون ہیں؟ عمومی طور پر ہر وہ شخص جو حق کو جاننے کے بعد اسے چھوڑ دیتا ہے، علم ہے عمل نہیں ہے جیسا کہ یہود ہیں۔ یہودیوں نے کیا کیا ہے؟ حق کو جان لیا تھا اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا لیکن ہٹ دھرمی اور تکبر کی وجہ سے اپنے خواہش نفس کی پیروی کرتے ہوئے حق سے دوری اختیار کر لی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ﴾ غضب اللہ علیھم: اور اُن میں سے ﴿الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ﴾ (المائدۃ:60) مسخ کر دیا اللہ تعالیٰ نے بندروں میں بعض یہودیوں کو اور خنزیروں میں مسخ کر دیا ہے! انسان تھے جیتے جاگتے انسان بدترین جانور بنا دیئے گئے ہیں وجہ کیا ہے؟ اللہ کا غضب ان پر نازل ہوا ہے! وجہ کیا ہے؟ کیونکہ دین میں تورات میں تحریف کی ہے! علم کے ہوتے ہوئے غلط عمل کیا ہے۔ غلط عمل کیوں کیا ہے کیونکہ دل نہیں چاہتا تھا خواہش نہیں چاہتی تھی۔ خواہش کیا چاہتی تھی؟ کہ ہم وہ کریں جو ہم چاہتے ہیں جو ہمیں پسند ہے۔ اپنے ربّ کی واضح جو آیات ہیں ان کو صرف معنی کے اعتبار سے نہیں لفظ کے اعتبار سے بھی تبدیل تحریف کر دیا ہے نتیجہ کیا نکلا؟ گواہی قرآن مجید میں ہے کہ بچ کر رہنا ان لوگوں کے راستے سے جو ﴿الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ﴾ ہیں۔

سوال یہ ہے کہ ہم اس بُرے راستے سے بچ چکے ہیں؟ بڑا کوئسچن مارک (Question mark) ہے اپنے آپ سے ہمیں پوچھنا ہے۔

سورہ فاتحہ پڑھ رہے ہیں یہاں تک پہنچے ہیں: ﴿اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ﴾: ذہن میں کیا آتا ہے نماز کے دوران؟ خالی ہے! سچ بتائیں کبھی ذہن میں آیا ہے کہ اس جملے سے مراد کیا ہے؟ اچھا جن سے میں نے بچنا ہے اپنے ربّ سے دعا کر رہا ہوں یہ ہیں کون جن پر غضب نازل ہوا ہے؟ کبھی ضرورت پڑی ہے سوچنے کی سمجھنے کی؟! نہیں پڑی نا! کیوں؟ کیونکہ ہم عادت کے طور پر نماز پڑھ رہے ہیں (عادت ہے) عبادت سمجھ کر پڑھیں ایک مرتبہ عبادت سمجھ کر نماز کا حق ادا کرتے ہوئے صحیح سمجھ سے ایک نماز صرف دو رکعت پڑھ کر دکھائیں اور دیکھیں تبدیلی کیسے آتی ہے واللہ! تکبیر تحریمہ سے لے کر سلام تک ایک ایک لفظ؛ جب ہم کہتے ہیں اللہ اکبر معنی کیا ہے لفظی معنی اور جو صحیح معنی جو اس کی اصل مراد ہے؟ تکبیر سے کیوں ابتداء ہے اللہ أعظم کیوں نہیں ہے اکبر کیوں ہے؟ کتنے الفاظ ہیں خوبصورت اللہ تعالیٰ کی شان میں! اکبر ہے أعظم نہیں ہے أجل و أعلی نہیں ہے (سبحان اللہ)۔

اچھا اختتام سلام سے ہے ہیں "السلام علیکم ورحمة الله، السلام علیکم ورحمة الله": نماز میں یہی اختتام ہوتا ہے نا۔

صرف ایک نماز آج کا ہوم ورک کر لیتے ہیں (ٹھیک ہے نا) گھر واپس جاتے ہی نماز کا ترجمہ پڑھ لیتے ہیں ایک ہفتہ لے لیں آپ اس جمعہ سے اگلے جمعہ تک، اللہ اکبر سے لے کر تسليمتين (دونوں سلام تک) ایک ایک جملے کا معنی ہم نے سمجھنا ہے اور پھر سمجھتے ہوئے جتنا سمجھ لیا ہے اس کو نماز پر پریکٹیکلی (Practically) عمل کرتے ہوئے اس کے مطابق نماز پڑھنی ہے؛ پھر دیکھیں جب ہم پڑھیں گے ﴿غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ﴾ دل میں تھوڑی سی حرکت ہوتی ہے کہ نہیں ہوتی ہے یہ محسوس کر کے دیکھنا! ﴿غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ﴾ یہ تو ہم نے جان لیا ہے کہ ﴿الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ﴾ جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا۔ غضب کیوں نازل ہوا سزا کے طور پر ہوتا ہے نا! جرم کیا تھا؟ سزا مجرم کو ملتی ہے کہ نہیں جرم کیا تھا ان کا؟ یہودیوں کا جرم کیا تھا؟ اور ہر وہ شخص یہودیوں کے علاوہ بھی اس راستے پر چلتا ہے اللہ کے غضب کے راستے پر چلتا ہے علم کے ہوتے ہوئے اس کے خلاف عمل کرتا ہے، حق کو جاننے کے باوجود اس کی مخالفت کرتا ہے اس پر اللہ کا غضب نازل ہے! اور واللہ! سب سے بڑی سزا آسمان سے گر کر بجلی سے خاتمہ ہونا نہیں ہے زلزلے سے ہلاک ہونا نہیں ہے جانتے ہیں سب سے بڑی سزا کیا ہے؟ یہ سزا ہے کہ کوئی شخص اپنے ربّ کی نافرمانی کرتا رہے اللہ کا غضب اس پر نازل ہوتا رہے اس کی عمر بڑھتی جائے اپنے ربّ کی نافرمانی میں اور اس کی موت بھی اسی نافرمانی پر ہو! کتنی بڑی مصیبت ہے؟! (سبحان اللہ)؛ ﴿غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ﴾۔

آخری جملہ ﴿وَلَا الضَّآلِّيۡنَ﴾ (اور اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے راستے سے بھی بچا جو گمراہ ہوئے ہیں)۔

گمراہ کون ہے؟ جو بغیر علم کے عمل کرتا ہے، صرف عمل ہی کرنا ہے جیسا کہ نصاریٰ، نصاریٰ نے کیا کیا؟ اُن کے رہبان نے (عبادت گزار ہیں) عبادت کو ترجیح دی ہے علم پر کہ صرف ربّ کی نزدیکی حاصل کرنی ہے کسی بھی راستے سے کرلو۔

اچھا راستہ تو انبیاء کا راستہ ہے وہ کیوں نہیں راستہ اختیار کرتے صراط مستقیم کیوں نہیں اختیار کرتے؟ دل نہیں مانتا۔ دل کیا مانتا ہے؟ کثرت سے عبادت کریں۔ اچھا بغیر علم کے کیسے کروگے؟ کہتے ہیں، نہیں! اصل مقصد کیا ہے؟ کہ ہم اپنے ربّ کی نزدیکی کریں، کوئی بھی قول کوئی بھی عمل کسی بھی طریقے سے ربّ سے نزدیکی حاصل ہو جاتی ہے۔

ایک نیا راستہ گھڑ لیا ہے صراط مستقیم کے پیرالل (Parallel) بالکل الگ، اور بغیر علم کے جس نے بھی عمل کیا واللہ وہ گمراہ ہوا!

ایک چھوٹا سا سوال ہے آپ بغیر علم کے منزل مقصود تک پہنچ سکتے ہیں؟ آپ جانا چاہتے ہیں مکہ راستے کا آپ کو پتہ نہیں ہے کہ مکہ کس طرف ہے؟ اس طرف کیا ہے؟ مشرق ہے۔ رُخ آپ کرتے ہیں مغرب کی طرف آپ جا مکہ رہے ہیں کبھی پہنچیں گے؟ نہیں۔ کیوں پہنچ نہیں سکتے؟ کیونکہ صحیح راستے کا علم نہیں ہے؛ تو علم پہلے ہے عمل بعد میں ہے۔

اچھا اس شخص کو کیا کہتے ہیں جو غلط راستہ اختیار کر کے منزل مقصود تک پہنچنا چاہتا ہے کیا کہتے ہیں اسے عربی میں؟ اچھا اردو میں کیا کہتے ہیں؟ گمراہ، گمراہ کہتے ہیں نا! گم اور راہ، دو لفظ ہیں۔ راہ کسے کہتے ہیں؟ راستے کو نا۔ گم؟ گم ہو گیا ہے۔ جو راہ راست سے گم ہو گیا ہے یعنی صحیح راستے سے بھٹک گیا ہے اس کو پتہ نہیں ہے یہ گمراہ ہے "الضال"۔ جمع کیا ہے؟ "الضالین": ﴿وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ (اور اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے راستے سے بھی بچا جو گمراہ ہوئے ہیں)۔

عجب بات ہے دنیا میں تو ہم ہر راستہ دیکھ کر چلتے ہیں کبھی گھر سے نکلے ہیں بغیر کسی جگہ کو متعین کر کے کہ صرف ہم نے جانا ہے اور پہنچنا ہے؟ ہم پہلے سوچتے ہیں کہاں جانا ہے، جگہ متعین کرتے ہیں پھر جگہ کا نہیں بھی پتہ ہوتا تو گوگل میپ (Google Map) کھول لیتے ہیں (ایسا ہوتا ہے نا) تاکہ ہم پہنچ جائیں، یہ علم ہے اور اس پر عمل کرنے سے ہم پہنچ جاتے ہیں۔

گمراہوں کے راستے سے بچنا ہے اور گمراہی کا سب سے بڑا راستہ جو ہے بھیانک راستہ بدعت کا راستہ ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟ ‘‘كلّ مُحدَثةٍ بدعةٌ ، وكلّ بدعةٍ ضلالةٌ ، وكلّ ضلالةٍ في النّارِ’’؛ ہر بدعت گمراہی ہے کیوں گمراہی ہے؟ کیونکہ بغیر علم کے عمل ہے، دلیل ہے نہیں عمل کرنا ہے!

پوری سورۃ دعا ہے اسی لئے ہم سورۃ فاتحہ کے آخر میں کیا کہتے ہیں؟ "آمین"۔ آمین سے کیا مراد ہے؟ اے اللہ! ہماری دعا قبول فرما۔ دعا کو بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ دعا صرف ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾ سے لے کر آخر تک ہے، نہیں! دعا سورۃ کی ابتداء سے لے کر آخر تک ہے ورنہ آمین اگر یہاں پر کہنا ہوتا تو ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾ آمین: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ

عَلَيْهِمْ﴾، آگے ﴿وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ آمین۔ آمین ایک مرتبہ کہتے ہیں پوری سورۃ کے اختتام میں۔ اچھا یہ تو سمجھ آیا میں کہ یہاں پر دعاء الطلب ہے ﴿اِهْدِنَا﴾ (اے اللہ تعالیٰ! ہمیں ہدایت دے) شروع میں کہاں پر یہ لفظ ہے؟ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣﴾ یہاں پر تو نہیں ہے نا طلب ہے کوئی؟ اسے کہتے ہیں دعاء العبادۃ۔

دعا کی دو قسمیں ہیں؛ دعاء العبادۃ اور دعاء المسألۃ؛ جس میں طلب ہوتی ہے سوال ہوتا ہے وہ دعاء المسائۃ ہے، جس میں سوال نہیں ہوتا صرف اللہ کی حمد و ثناء اور ذکر ہوتا ہے یہ دعاء العبادۃ ہے۔ کوئی دلیل جانتا ہے؟ ایک تو میں بیان کر چکا ہوں "أَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ": "الْحَمْدُ" حدیث میں آیا ہے۔ بہترین دعا کیا ہے سب سے بہترین دعا؟ الحمد للہ؛ لفظ دعا کا ہے اور "الحمد للہ" میں مانگنے کا کوئی لفظ نہیں ہے کہ افضل الدعاء ہے۔

اور اس کے علاوہ کوئی جانتا ہے "الدُّعاءُ هو العبادةُ" دعا عبادت ہے، عملًا؟ بعض انبیاء نے (میں ہنٹ (hint) دے دیتا ہوں) اب دیکھیں اللہ تعالیٰ کے پیارے انبیاء، سیدنا یونس علیہ الصلاۃ والسلام سب سے مشکل وقت میں ہیں مچھلی کے پیٹ میں قید ہیں اپنے ربّ سے کیا مانگا ہے اے اللہ تعالیٰ! مجھے مچھلی کے پیٹ سے نکال "مسئلہ" ہے سوال کیا ہے؟ ﴿لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٨٧﴾ (الانبیاء:87) سوال ہے؟ جواب میں کیا آیا ہے؟ ﴿فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ﴾ (الانبیاء:88)؛ سبحان اللہ۔

علماء فرماتے ہیں دعاء العبادۃ سے مراد یہ ہے انسان اپنے ربّ کا ذکر کیوں کرتا ہے؟ مقصد ہوتا ہے نا تاکہ اس کا ربّ اسے معاف کر دے، اس کا ربّ اس پر رحم کرے۔ طلب ہے کہ نہیں؟ یہ طلب چھپی ہوئی ہے واضح الفاظوں میں نہیں ہے اس لیے دعاء العبادۃ بھی دعا ہے، اور علماء فرماتے ہیں کہ دعاء العبادۃ جو ہے وہ دعاء المسائۃ سے بڑھ کر ہے۔

اس لیے انبیاء نے دونوں راستے اختیار کیے ہیں اکثر اگر غور کریں کون سا راستہ ہے؟ دعاء العبادۃ والا ہے۔

﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٢٣﴾ (الاعراف:23)۔

﴿رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝٨٣﴾ (الانبیاء:83) سبحان اللہ۔ کچھ مانگا ہے؟

بیماری لگی ہوئی ہے اولاد میں سے کوئی نہیں رہا ہے، گھر خالی ہو چکا ہے شدید تکلیف میں ہیں کیا مانگا ہے رزق، صحت، مال، دولت، عافیت اولاد؟! سبحان اللہ؛ ﴿رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝٨٣﴾۔

جواب کیا ہے آخر میں؟ جب پوری دعا مانگ لی ہے اپنے ربّ سے دعاء العبادۃ بھی دعاء المسائۃ بھی، آخر میں ہے "آمین"۔

اور ہم بھی اپنے ربّ سے یہ دعا کرتے ہیں سورہ فاتحہ کی پوری دعا ہے اور ہم بھی کہتے ہیں "آمین" کہ اے اللہ تعالیٰ! ہماری اس دعا کو قبول فرما اور اللہ تعالیٰ ہمیں ثابت قدمی عطا فرما، ہمارے عقائد میں جو بھی خلل ہے اللہ تعالیٰ دور فرما، ہمارے منہج میں جو بگاڑ ہیں اللہ تعالیٰ وہ سیدھا فرما ہمیں راہ راست دکھا اور اس راہ راست پر چلنے کی توفیق عطا فرما، صحابہ اور سلف صالحین کے منہج ہمارے لئے اللہ تعالیٰ آسان فرما۔

آج بہت سارے مناہج موجود ہیں فتنوں کا زمانہ ہے بہت سارے لوگ بہت ساری باتیں کر رہے ہیں، عوام حیران ہیں کس کی اتباع کریں کس کو چھوڑیں کس کو پکڑیں! ترازو میں نے بتا دیا ہے سورۃ الفاتحہ ہی واللہ کافی ہے! صحیح عقیدے اور صحیح منہج کے لیے سورۃ الفاتحہ ہی کافی ہے! سورۃ الفاتحہ کی صحیح تفسیر پڑھ لیں اس کا صحیح جو معنی ہے وہ دیکھ لیں؛ تفسیر ابن کثیر کو دیکھ لیں، تفسیر ابن جریر الطبری کو دیکھ لیں، تفسیر امام السعدی کو دیکھ لیں (رحمہم اللہ أجمعین)، واللہ آپ کو بڑے پیارے انداز میں اس عظیم سورۃ کی تفسیر مل جائے گی۔

جیسے میں نے کہا ہے میں پھر سے یہ عرض کرتا ہوں آپ اسے واجب سمجھیں ہوم ورک سمجھیں کہ پورے ہفتے میں نماز کا صحیح ترجمہ موجود ہے علامہ البانی کی "صفة الصلاة" اردو میں آچکی ہے الحمد للہ اور آپ آرام سے پڑھ سکتے ہیں آپ پورا ہفتہ لے لیں، بے شک جو دلائل ہیں وہ بعد میں پڑھیں پہلے ترجمہ پڑھ لیں، اللہ اکبر کا ترجمہ کیا ہے، پھر جو دعائے استفتاح ہے، سورۃ الفاتحہ، اس کے بعد باقی جو اذکار ہیں نماز کے پورا ترجمہ پڑھیں اور پھر اس ترجمے کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ نماز پڑھیں، پھر تبدیلی دیکھیں کس طریقے سے دل میں تبدیلی آتی ہے اور اس دل میں تبدیلی کا اثر پورے جسم پر بھی ہوتا ہے (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (435: سورۃ الفاتحہ صحیح عقیدے اور منہج کی اساس ہے) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio